12945-کیا بچہ اٹھا کر طواف کرنے والے کے ذمہ دو طواف ہیں یا کہ ایک ہی طواف کافی ہوگا

سوال

میں نے فریضہ حج ادا کرنے کا عزم کیا ہے اور میرے ساتھ بچہ بھی ہے تو کیا مجھ پر یہ لازم ہے کہ پہلے میں اپنا طواف کروں اور پھر دوسرا طواف بچے کی جانب سے یا میں ایک ہی طواف اور سعی پر اکتفا کرلوں ؟

پسندیدہ جواب

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ بچے کا حج صحیح ہے ، اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ اس سے کفارہ واجب ہونے کا کوئی تعلق نہیں, اور علماء کرام اس پر بھی متفق ہیں کہ بچے کا یہ اس کا فرضی حج نہیں ہوگا اس لیے بالغ ہونے کے بعد اسے دوسرا حج کرنا ضروری ہے.

بچے کے حج کی تین حالتیں ہیں :

پہلی حالت : بچہ چلنے پر قادر ہو تو اس حالت میں وہ اپنا طواف خود ہی کرے گا.

دوسری حالت : بچہ چلنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور تمیز کر سکتا ہو تو اس حالت میں بچے کو اٹھانے والا اپنی اور بچے کی جانب سے نیت کرے تو ایک طواف اور سعی دونوں کی جانب سے کافی ہے.

تیسری حالت : بچہ بالکل چھوٹا ہو اور تمیز بھی نہ کر سکے تو اس حالت میں بھی اس کا ولی یا بچے کو اٹھانے والا اس کی جانب سے نیت کرے تو دونوں کی جانب سے ایک طواف اور سعی کافی ہوگی ان دونوں کی حالت سوار کے حالت کے قریب ہے.

اور بعض علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ پہلے اپنا طواف کرے اور پھر دوسرا طواف بچے کی جانب سے.

لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے صحیح مسلم میں مندرجہ ذیل حدیث مروی ہے :

ابن عیینہ ابراھیم بن عقبہ سے وہ کریب مولی ابن عباس سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ وسلم سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روحاء نامی جگہ پر ایک ایک قافلہ ملا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون لوگ ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ مسلمان ، تو وہ کہنے لگے آپ کون ہیں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا رسول ہوں.

تو ایک عورت نے ایک بچہ نبی صلی علیہ وسلم کے سامنے کیا اور کہنے لگی : کیا اس کا بھی حج ہے ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں اور تجھے اس کا اجر ملے گا. صحیح مسلم (1336).

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اپنی اور اس کی جانب سے دو طواف کرنا ، اور ضرورت کے وقت سے بیان میں تاخیر جائز نہیں.

ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا یہی مسلک ہے اور ابن منذر نے بھی اسے اختیار کیا ہے اور ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المحلی (320/5) میں کہا ہے کہ ہم بچے کا حج مستحب قرار دیتے ہیں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا حج ہے اور اجر و ثواب بھی لیکن یہ حج نفلی ہوگا اور اسے کروانے والے کو بھی اجر و ثواب حاصل ہوگا، اور بچہ بھی احرام والے کی طرح احرام کی ممنوعات سے اجتناب کرے اور اگر وہ کسی ایسی چیز کا ارتکاب کرلے جو اس کے لیے حلال نہیں تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا، اور اگر وہ طاقت نہ رکھے تو اس کا طواف بھی کیا جائے گا اور اس کا جانب سے رمی بھی کی جائے گی، اسے (اٹھا کر) طواف کروانے والے کے لیے اپنا ایک ہی طواف کافی ہے.

اس لیے کہ اس اور سوار کے مابین کوئی فرق نہیں اس لیے اٹھانے والے اور جسے اٹھایا گیا ہے دونوں کی جانب سے ادا ہو جائے گا. واللہ اعلم.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے: اگر اٹھانے والے شخص نے اس کی جانب سے جسے اس نے اٹھایا ہوا کے طواف اور سعی کی نیت کرے تو صحیح قول کے مطابق ادائیگی ہو جائیگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو جس نے بچے کے حج کے متعلق سوال کیا تھا یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اس کی جانب سے علیحدہ طواف کرے اگر یہ واجب ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان کرتے.

دیکھیں: مجموع فتاوي الشیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ (257/5)

اور شیخ ابن جبرین سے سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

جب بچے کا احرام صحیح ہے تو پھر اس کا ولی اس کے بارہ میں مسئول ہوگا وہ اسے احرام کے کپڑے پہنائے اور اس کی جانب سے حج و عمرہ کی نیت کرے اور تلبیہ کہے، طواف اور سعی میں اس کا ہاتھ تھامے، اور اگر بچہ عاجز ہو یعنی چھوٹا ہو یا دودھ پیتا ہو تو اسے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور صحیح یہی ہے کہ بچے کو اٹھانے والے اور جس نے اٹھا رکھا ہے دونوں کی جانب سے ایک طواف ہی کافی ہے.

دیکھیں: فتاوي الاسلامیۃ (182/2)

واللہ اعلم.